172350 ـ مسلمان کی عیسائی مطلقہ بیوی کی عدت

سوال

میں جزائر سے تعلق رکھتا ہوں اور اسلام کی طرف مائل ایك عیسائی عورت سے شادی کی، لیکن اللہ کی مرضی سے ہمارے مابین علیحدگی ہوگئی، سوال یہ ہے کہ کیا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت بھی عدت گزارےگی، اور اگر وہ عدت گزارنے سے انکار کردے تو کیا میں اس پر عدت گزارنا ضروری قرار دوں ؟
اور دوسری مشکل یہ ہے کہ میں اس کے گھر میں ہی رہ رہا ہوں، میرے پاس کوئی اور رہائش نہیں جہاں رہائش اختیار کر سکوں، اللہ تعالی آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق سے نوازے، یہ بتائیں کہ دین اسلام میں اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی بھی مسلمان عورت کی طرح طلاق اور خاوند فوت ہونے کی عدت گزارےگی.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" احناف شافعیہ اور حنابلہ اور مالکیہ اور ابو عبد کے ہاں اہل کتاب کی عورت پر بھی طلاق اور خاوند فوت ہونے یا نکاح فسخ کرنے کی اسی طرح عدت ہے جس طرح ایك مسلمان عورت پر عدت ہوتی ہے، کیونکہ عدت کے متعلق جو احادیث اور آیات وارد ہیں وہ عام ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ خاوند مسلمان ہونا چاہیے، کیونکہ عدت تو اللہ تعالی اور خاوند کے حق کے ساتھ واجب ہوتی ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے مومنو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے (دخول) سے قبل انہیں طلاق دے دو ت وان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو الاحزاب (49).

تو یہ خاوند کا حق ہے، اور کتابی یا ذمی عورت کو بھی حقوق العباد کا خطاب ہے وہ بھی اس پر عمل کریگی، اس لیے اس پر عدت واجب ہوگی، اور خاوند اور بچے کے حق کی بنا پر اسے عدت گزارنے پر مجبور کیا جائیگا؛ کیونکہ وہ

عورت بھی حقوق العباد کی ادائیگی کریگی " انتہی

دوم:

عدت والی مطلقہ عورت کے ساتھ رہائش کا معاملہ طلاق کے اعتبار سے ہوگا، اگر طلاق رجعی ہو تو پھر ایك ہی رہائش میں اکٹھا رہنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ رجعی طلاق والی عورت بیوی کے حکم میں ہوتی ہے.

اور اگر طلاق بائن ہو تو اس حالت میں وہ ایك دوسرے سے اجنبی ہیں، مرد کے لیے اسے دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا حلال نہیں، بلاشك ایك ہی رہائش میں رہتے ہوئے ان شرعی ضوابط کی پابندی کرنا مشکل ہوگا، کہ خلوت نہ ہو اور پردہ بھی ایسے کیا جائے جس طرح ایك اجنبی اور غیر محرم عورت کرتی ہے، لیکن اگر گھر کھلا ہو اور اس کا ایك حصہ اپنے لیے مخصوص کرنا ممکن ہو کہ اس دروازہ اور باورچی خانہ اور لیٹرین وغیرہ بالکل علیحدہ ہو تو پھر صحیح ہے.

لیکن دونوں ایسے گھر میں رہیں جہاں داخل ہونے کا دروازہ بھی ایك ہو اور اس کے باقی لوازمات یعنی لیٹرین اور باروچی خانہ بھی مشترك ہو تو پھر صحیح نہیں، کیونکہ اس حالت میں مندرجہ بالا ممنوعہ امور سے اجتناب مشکل ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تین طلاق یافتہ عورت باقی اجنبی عورتوں کی طرح اجنبی بن جاتی ہے، اس لیے مرد باقی اجنبی عورتوں کی طرح اس سے بھی خلوت نہیں کر سکتا، اور اسے باقی اجنبی عورتوں کی طرح اسے بھی دیکھنا جائز نہیں " انتہی

الفتاوی الکبری (3 / 349).

جسے تین طلاق ہو چکی ہوں وہ طلاق بائن والی عورت کہلاتی ہے، اسے بینونت کبری کہا جاتا ہے.

لیکن جسے ایك یا دو طلاق ہوئی ہوں اور رجوع کیے بغیر اس کی عدت ختم ہو جائے تو یہ بینونت صغری کہلاتی ہے، اس کا خاوند اس سے نیا عقد نکاح کر سکتا ہے.

واللہ اعلم .